*** تقریر ***

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7منٹ

ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اِتّقا ہے

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔
وَلٰکِنَّ الۡبِرَّ مَنِ اتَّقٰی (البقرہ:190)
کہ کامل نیک وہ شخص ہے جو تقویٰ اختیار کرتا ہے۔

معزز سامعین! میری آج کی گزارشات کا عنوان حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام میں سے ایک مبارک شعر کا ایک مصرع "ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اِتّقا ہے" ہے اور یہ مبارک اِن معنوں میں ہے کہ اِس شعر کا دوسرا مصرع "اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے" اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو الہام کیا ہے۔

تقویٰ کے معانی خدا کا خوف، پرہیز گاری، پارسائی اور گناہ سے بچنے کے ارادہ کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان رکھتے ہوئے اُس کے بتائے ہوئے رستے کے مطابق زندگی گزارنے کا نام تقویٰ ہے۔ تقویٰ کا نہایت آسان مفہوم یہ ہے کہ ہم کوئی بھی کام اور بات کرنے سے پہلے یہ جائزہ لیں کہ اِس فعل سے متعلق میرے پیارے اللہ اور اس کے رسول سیّدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم اور اُسوہ ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ تقویٰ کیا ہے۔ تو آپؓ نے جواب دیا کہ اگر تم کانٹوں والی جگہ سے گزرو تو کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ یا اس سے پہلو بچا کر چلا جاتا ہوں یا آگے نکل جاتا ہوں یا اس سے پیچھے رہ جاتا ہوں۔ آپؓ نے فرمایا کہ بس اسی کا نام تقویٰ ہے۔ یعنی انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے مقام پر کھٹرانہ ہو اور ہر طرح اِس جگہ سے بچنے کی کوشش کرے۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 73)

جب ہم قرآنِ کریم کی رو سے تاریخ انبیاء کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ تمام انبیاء کی بعثت کی غرض یہی تھی کہ وہ اپنی اپنی قوم کو تقویٰ کی تعلیم دینے اور اس پر پابندی کرانے کے لئے مبعوث فرمائے گئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: وَلَقَدۡ وَصَّیۡنَا الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ وَاِیَّاکُمۡ اَنِ اتَّقُوا اللّٰہَ (النساء:132)
کہ یقیناً ہم نے اُن لوگوں کو جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی، تاکیدی حکم دیا تھا اور خود تمہیں بھی کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔
گویا یہ ایسا حکم ہے جو تمام اُمتوں میں برابر ہے کہ وہ تقویٰ کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔

رنگِ تقویٰ سے کوئی رنگت نہیں ہے خوب تر
ہے یہی ایماں کا زیور یہی دیں کا سنگھار

سامعین! قرآن کریم ایک کامل شریعت اور مکمل ضابطۂ حیات ہے جس نے ہر مضمون اور بات کو خوب کھول کر اور خوبصورت تکرار کے ساتھ بیان کیا ہے۔
قرآنِ کریم میں بار بار تقویٰ کے حصول کی نصیحت کی گئی ہے تا قرآنِ کریم پر عمل کرنے والا تقویٰ کی حقیقت سے اچھی طرح آگاہ ہو کر اُس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالے کیونکہ وہ قرآن ہی تو ہے جو ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ (البقرہ:3) یعنی متقیوں کی ہدایت و رہنمائی کا موجب اور انہیں منزلِ مقصود تک پہنچانے والا ہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا:
اے ابوہریرہؓ! تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کر۔ تُو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا۔

(ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع و التقویٰ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا جو اِن میں سے زیادہ متقی ہے۔

(بخاری کتاب الانبیاء)

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا أُوصِيكَ بِالتَّقْوٰی کہ مَیں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ اپنے پوشیدہ اور اعلانیہ معاملات میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا۔

(مسند احمد بن حنبل کتاب مسند الانصار باب حدیث ابی ذرغفاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف طریقوں سے وضاحت کر کے اپنی امت کو اُبھارا ہے تا وہ گروہِ متقین میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ آپ عمر کے بڑھانے، رزق کی فراوانی اور موت کی اذیت ناک کشمکش سے نجات کا نُسخہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:

”جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز کی جائے، اس کے رزق میں فراخی پیدا کی جائے اور اس سے اذیت ناک موت دور کی جائے۔ تو اُسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے اور اپنے رحمی تعلقات کو استوار کرے۔“

(مسند احمد بن حنبل کتاب مسند العشرۃ المبشرۃ باب مسند علی بن ابی طالب)

تقویٰ کسی مادی یا نظر آنے والی چیز کا نام نہیں بلکہ یہ تو دل کی گہرائیوں میں چُھپے ہوئے اُس جذبہ کا نام ہے جس سے خدا کی رضا کے حصول کے لئے اُس کے احکامات پر عمل کی توفیق ملتی ہے۔ بحیثیت ایک مسلمان ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے گئے طریق کے مطابق گزاریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ (التوبہ:04) کہ یقیناً اللہ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے۔

کامیاب روحانی زندگی گزارنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کو بہترین زادِ راہ قرار دیا ہے۔

فرمایا:

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَاتَّقُوْنِ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ (البقرۃ:891)

اور زادِ راہ ساتھ لو اور یاد رکھو کہ بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے اور اے عقلمندو! میرا تقویٰ اختیار کرو۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

”تقویٰ کے معنٰی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اُس سے بھی کنارہ کرے۔“

(الحکم قادیان 10 اگست 1901 صفحہ 3)

سامعین! قرآن کریم اور احادیث سے ہمیں رہنمائی ملتی ہے کہ تقویٰ کے ساتھ زندگی گزارنے والے ہی کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اردو منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

مسلمانو! بناؤ تام تقویٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
”صحابہ کرام دوسرے کے حق کو خوب یاد رکھتے تھے۔ روایات میں آتا ہے کہ ایک گھوڑا ایک صحابی بیچنے لگے اور اس کی قیمت انہوں نے مثلاً دو ہزار مقرر کی۔ دوسری طرف جو صحابی خریدار تھے وہ چار ہزار بتاتے تھے اور ان میں اسی بات پر جھگڑا تھا کہ مالک کم قیمت بتاتا اور خریدار زیادہ دیتا۔ تو مومن کا طریق یہ ہے کہ وہ دوسرے کے حقوق کا بہت خیال رکھتا ہے۔“

(خطبات محمود جلد 7 صفحہ 310)

تقویٰ ہر عمل کی روح اور جان ہے۔ جس کے بغیر ہر قول و فعل مردود اور مُردہ ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے اعمال میں جان اور زندگی پیدا ہو، اُن میں نور جھلکے اور زینت ظاہر ہو تو ضروری ہے کہ ہم تقویٰ کی باریک راہوں کا لحاظ رکھیں۔ تقویٰ بہت عظیم اور بیش بہا صفت اور ساری مطلوبہ صفات کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متقی کو دنیا اور آخرت کی ساری بھلائیوں کی ضمانت دی ہے۔ تقویٰ وہ صفت ہے جس سے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ ملتا ہے۔
ہمارے ظاہری اعمال اور قربانیاں تو اسی دنیا میں رہ جائیں گی، مگر ان اعمال کے پیچھے جو جذبہ یعنی تقویٰ کار فرما ہے وہی اعمال کی روح ہے اور وہی اللہ تعالیٰ تک پہنچتی اور قبولیت کا درجہ پاتی ہے۔ اگر ہمارے اعمال کے پیچھے یہ روح نہ ہو تو وہی عمل بے مقصد اور لاحاصل ہے۔ اللہ کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
”خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

کشتی نوح ہی میں آپؑ احبابِ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ
”چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تُم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔“
پھر فرمایا۔
”خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدوں کا سچا اور پورا ہے... میرا تو اعتقاد ہے کہ اگر ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد چہارم صفحہ 404)

سامعین! تقویٰ کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ہماری تمام کوششیں اور ذرائع صرف اس لئے ہیں کہ اللہ کی طرف سے تقویٰ کے بیج کو بونے کے لئے ہم اپنی کھیتی کو تیار کریں۔ ہمارے اعمال، کوششیں اور مختلف ذرائع اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچنے اور جذب کرنے کی صورتیں ہیں تا تقویٰ اللہ کا پودا ہمارے دل میں ایسا گڑھ جائے کہ جس کی خوشبو ہمارے ہر قول و فعل سے محسوس کی جا رہی ہو اور بصیرت کی آنکھ رکھنے والوں کو نظر آ رہی ہو۔ متقی کے ہر قول و فعل اور ہر حرکت و سکون سے محبت و عشقِ الٰہی ٹپک رہا ہوتا ہے۔ جس میں وہ ایک ایسی لذت اور سرور محسوس کرتا ہے جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ہوتی۔ سچا تقویٰ حاصل کرنے کے لئے دعا ہی ایک عمدہ راہ ہے۔
ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں اِس دَورِ آخرین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت المتقین کا حصہ بننے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ تقویٰ اللہ کو جاننا، اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا اس قدر ضروری ہے کہ اس کے بغیر ہماری زندگی بیکار ہے۔ ساری ترقیات بھی تقویٰ ہی سے وابستہ ہیں۔ آج اِسے قائم و دائم رکھنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے متبعین کا کام ہے اور یہی جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیعت لینے کا مقصد ہی تقویٰ شِعار لوگوں کی جماعت قائم کرنا تھا۔ اس لئے آپ دن رات اس مقصد کے حصول کی فکر میں رہتے تھے کہ کس طرح آپ کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعت تقویٰ و پارسائی پر قائم ہو جائے۔ اس کے لئے آپ نے دردمندانہ دعائیں کیں، درس و تدریس، وعظ و نصیحت اور اپنے عملی نمونہ سے مثالیں قائم کیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جماعت کے بارہ میں اپنی دلی تمنا کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

یہ ہو، مَیں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے موافق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس مقصد میں بھی کامیاب فرمایا جس کی گواہیاں اور زندہ نمونے دنیا کے دوسو بیس ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن اِس وقت خاکسار صرف ان لوگوں کی گواہی کو درج کرے گا جنہیں احمدیت سے باہر رہ کر اس حقیقت کا برملا اعتراف کرنا پڑا۔ چنانچہ علامہ سرڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے اقرار کیا:

”پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اُس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقۂ قادیانی کہتے ہیں۔“

(ملتِ بیضاء پر ایک عمرانی نظر صفحہ 18)

نیز علامہ نیاز فتحپوری صاحب مشہور شاعر، ادیب اور ایڈیٹر فرماتے ہیں:

”اس میں کلام نہیں کہ انہوں (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) نے یقیناً اخلاقِ اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھا دی جس کی زندگی کو ہم یقیناً اُسوۂ نبویؐ کا پَرتَو کہہ سکتے ہیں۔“

(رسالہ نگار لکھنؤ، ماہِ نومبر 1959ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”تقویٰ یہی ہے کہ انسان بالکل خدا کا ہو جاوے۔ اس کا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا ہر ایک حرکت و سکون خدا کے لئے ہو۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 5 صفحہ 436)

سیرتِ انبیاءؑ وصحابہ رضی اللہ عنہم ہمارے سامنے ہے جنہوں نے کس قدر جُہدِ مسلسل سے لباسِ تقویٰ کو حاصل کیا۔ اپنے عجز و نیاز اور حسنات سے فضلِ الٰہی کو جذب کر کے لباسُ التقویٰ کو زیبِ تن کیا۔ اس لئے تقویٰ کے حصول کے لئے ہمیں بھی انہیں راہوں پر چلنے کی ضرورت ہے۔

کام مشکل ہے بہت اور منزلِ مقصود ہے دور
اے میرے اہلِ وفا! سست کبھی گام نہ ہو

ہمارے پیارے اِمام سَیّدُنا حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”پس ہر احمدی عورت اور مرد سے مَیں یہ کہتا ہوں کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بہترین لباس وہ ہے جو تقویٰ کا لباس ہے۔ اُسے پہننے کی کوشش کریں...اور اپنے آپ کو ہمیشہ اس لباس سے ڈھانکنا ہو گا جو تقویٰ کا لباس ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبات مسرور جلد 7 صفحہ 173)

پھر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ جرمنی 2021ء کے خطاب میں اگر یہ جڑ ہی سب کچھ رہا ہے کے بارے فرماتے ہیں کہ

”اگر حقیقت میں ہم نے اِس بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو یہ جڑ (تقویٰ) اپنے دلوں میں لگانی ہو گی تا کہ تقویٰ کے شیریں ثمرات ہمارے ہر عمل کو لگیں ورنہ ہمارے دعوے کھوکھلے ہیں... ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ تقویٰ کی جڑیں مضبوط ہوں گی تو ایمان کی جڑیں بھی مضبوط ہوں گی ورنہ شیطان کے حملوں کا ہم مقابلہ نہیں کر سکتے۔“

آنکھیں کھُلیں ہماری روشن دماغ ہوویں
ہووے شعار اپنا تقویٰ و پارسائی

پس خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس پیاری متقین کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس لئے سجداتِ شکر بجالاتے ہوئے، ہمیشہ تقویٰ پر ہی قدم مارتے ہوئے اس سے مزید اور مزید فیض پاتے چلے جائیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی غلامی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے درختِ وجود کی سرسبز اور ثمر دار شاخیں بنتے چلے جائیں۔ آج اللہ تعالیٰ کی محبت میں قربانیوں کے اعلیٰ سے اعلیٰ معیار آپؑ ہی کے ذریعہ قائم ہونے ہیں۔ اس لئے یہ تاریخِ نو بھی اب رقم کر رہی دیں۔ اے اللہ! تو ہمیں تقویٰ کے نور سے منوّر فرمادے۔ آمین

(اس تقریر کی تیاری میں مکرم حافظ عبد الحمید صاحب کے ایک مضمون سے مدد لی گئی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)

✡✡✡✡